یوم جمہوریہ، تحفظ دستور کا عہد نامہ

جمعہ خطبہ برائے ۲۶/ جنوری ۲۰۲۱ء، مطابق: جمادی الاخری ۱۴۴۲ھ

منجانب:..آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، اما بعد! فاعوذ باللّٰه من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

"أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ ، وَ لَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلاَ رَسُولِهِ، وَ لاَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً، وَ اللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ". (سورۃ توبہ:۱۶)

معزز سامعین کرام!

۲۶/جنوری کی تاریخ آزاد ہندستان کی تاریخ میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔اس کی اہمیت اس لیے ہے کہ آج سے ۷۰/سال پہلے، ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء ہی کے دن یہ دستور کیبنٹ پلان ۱۹۴۶ء کے تحت وجود میں آیا، جو آئین ساز اسمبلی کے ذریعے بنایا گیا تھا۔اسی تاریخ کو برطانوی ایکٹ جو ۱۹۳۵ء سے نافذ تھا، منسوخ کیا گیا۔اس لیے پورا ملک اِس دن ''یوم جمہوریہ'' کا جشن مناتا ہے۔

ہندستان کے آئین کی بنیاد انصاف اور مساوات پر قائم ہے۔اس کے ابتدائیہ میں کہا گیا ہے کہ: اس آئین کی رو سے ہندستان خود کو آزاد، سماج واد اور جمہوری ملک قرار دیتا ہے۔اس کے ذریعے تمام شہریوں کے لیے معاشی، سماجی اور سیاسی انصاف بروئے کار لایا جائے گا۔اظہار خیال کی آزادی، عقیدہ، مذہب، اور عبادت کی آزادی دی جائے گی، مواقع اور معیار میں مساوات قائم کی جائے گی۔انفرادی تشخص اور احترام کو یقینی بنایا جائے گا اور سالمیت اور یکجہتی کو باقی رکھا جائے گا۔

ہمارے دستور میں (۲۲) بائیس ابواب، (۱۲) بارہ شڈیول اور (۳۹۵) تین سو پنچانوے دفعات ہیں۔متعدد بار امینڈمنٹ کا عمل کیا گیا ہے۔ دفعات کی تنسیخ و ترمیم اور حذف و اضافے کی دو شکلیں موجود ہیں: (۱) ایک قانون ساز اسمبلی اور پارلیمنٹ دونوں ایوانوں میں اکثریت کی منظوری کے بعد صدر جمہوریہ سے دستخط کرا لیا جائے، تو وہ قانون بن جاتا ہے۔اس کو ''بل پاس کرنا'' کہا جاتا ہے۔(۲) ڈائریکٹ صدر جمہوریہ کے دستخط سے کوئی قانون بنایا جائے، ایسا ایمرجنسی کی صورت میں ہوتا ہے۔اس کو ''آرڈیننس لانا'' کہا جاتا ہے۔بعد میں دونوں اسمبلیوں کی توثیق کے بعد یہ مستقل قانون بن جاتا ہے۔ دفعات میں تبدیلی کی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔

ہمارے دستور کے نفاذ کے محض آٹھ مہینوں کے بعد صدارتی حکم نامے کے ذریعے دفعہ ۳۴۱ میں ترمیم کی گئی کہ ''ریزرویشن'' سے صرف ہندو دلت اور ہریجن فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔پھر ۱۹۵۶ء کی ترمیم میں سکھوں کو اس میں شامل کیا گیا اور ۱۹۹۰ء میں بدھشٹوں کا اضافہ کیا گیا۔دستور کی تمہید میں معاشی برابری کا جو وعدہ کیا گیا تھا، وہ اس طرح ختم کر دیا گیا۔ترمیم کی ایک مثال شاہ بانو کیس بھی ہے، جب ملک کی اعلاترین عدالت کا ایک فیصلہ پارلیمنٹ کے ذریعے تبدیل کر دیا گیا اور ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے بابری مسجد کا تالا ہندوؤں کی پوجا کے لیے کھول دیا گیا۔اس سلسلے میں دفعات میں ترمیم کی مثالوں میں دفعات: ۳۷۷ برائے ریلشن آزادی، ۳۷۰ کشمیر کی آزادی اور دفعہ ۲۵ میں دی گئی مذہبی آزادی (پرسنل لا) میں تبدیلی بھی ہے۔

ہمارے دستور میں ایک دفعہ ۴۴ ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ: ''حکومت کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ ملک کے تمام شہریوں کو یکساں سول کوڈ اختیار کرنے پر آمادہ کرنے کے لیے ماحول سازی کرتی رہے''۔اس وقت پارلیمنٹ میں اس پر چرچہ چل رہا ہے۔ بلکہ بعض گوشوں سے تو دستور ہی بدل دینے کی آواز اُٹھائی جا رہی ہے۔وہ ملک کو ''ہندو راشٹر'' اعلان کرنے کے انتظار میں ہیں۔

ہم گزشتہ ۷۱/سالوں سے ہر سال ۲۶/جنوری کا دن ''یوم جمہوریہ'' کے عنوان سے مناتے ہیں۔اس دن تمام سرکاری، غیر سرکاری، کالج، اسکول، یونیورسیٹی اور دفاتر بند رہتے ہیں۔ ملک بھر میں سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں پر قومی جھنڈے لہرانے کی رسم ادا کی جاتی ہے۔قومی ترانہ پڑھا جاتا ہے۔لوگ قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں۔رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔زوردار تقریریں کی جاتی ہیں۔جن میں ''جمہوریت'' کے فوائد گنائے جاتے ہیں۔اس کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کیا جاتا ہے۔لیڈروں کی زبانیں یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتیں کہ ہمارا ملک دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے، جہاں تمام

مذاہب کے لوگ شیر وشکر ہو کر رہتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بھارت دنیا کا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے۔ جمہوریت کا مطلب اگر الیکشن ہے تو واقعی اس ملک کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ اس ملک کے سوا سو کروڑوں لوگ ووٹ کی طاقت سے لیس ہیں۔ اور وہ اپنی طاقت کے ذریعے کسی بھی سیاسی پارٹی کو فتح وشکست سے ہم کنار کر سکتے ہیں؛ لیکن الیکشن سے ہٹ کر دیکھیں تو اس ملک میں اب جمہوریت کا لفظ بے معنی سا نظر آنے لگا ہے۔

الیکشن کے بعد دوسرا سب سے مضبوط عدالتی نظام ہے۔ جس نے ماضی میں بڑے اہم منصفانہ فیصلوں کے ذریعے ہندستانی عوام میں اعتماد بحال کیا تھا؛ لیکن بی جے پی حکومت کے آنے کے بعد سے مسلسل غیر منصفانہ فیصلوں نے عدالتی اعتماد کو کافی مجروح کر دیا ہے۔ جس میں بابری مسجد حق ملکیت اور بابری انہدام کے مجرموں کا فیصلہ سرفہرست ہے۔ بہر حال الیکشنی نظام اور عدالتی نظام ملک کی اقلیتوں کے لیے یہ دونوں ایسی پناہ گاہیں ہیں جہاں پہنچ کر وہ اپنا ہر زخم بھول جاتے ہیں اور دستورِ ہند کے معماروں کو سلام پیش کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

آزادیِ وطن کے متوالوں نے آزادی سے جمہوریت تک کا مشکل بھرا سفر اس لیے طے کیا تھا کہ اس ملک میں امن وسکون ہوگا۔ مذہب کے نام پر قتل وغارت گری اور خون ریزی نہیں ہوگی۔ کسان، مزدور، ہنر مند سب خوش حال ہوں گے۔ ہر بچے کو تعلیم کا حق حاصل ہوگا۔ عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق دیے جائیں گے۔ ان کو عزت واحترام اور تحفظ دیا جائے گا۔ دل پر ہاتھ رکھ کر بتلائیے! ان میں کیا چیز ہمیں حاصل ہے؟ مساوات، ترقی، امن وسکون، خوش حالی، تعلیم، روزگار، عزت واحترام، تحفظ؟۔

۱۹۵۰ء کے اسی ۲۶ رجنوری کو دستورِ ہند کو عظیم جمہوریہ کا دستور قرار دے کر یہ اعلان کیا گیا تھا کہ: ''اب ملک میں یہ دستور چلے گا، ملک کے ہر شہری کو اس دستور کی پابندی کرنی ہوگی''۔ بھارت ایک سیکولر ڈیموکریسی ملک ہوگا، یہاں کی حکومت کسی بھی مذہب کے رنگ سے آزاد ہوگی۔ مذہبی رنگ ہر فرد کا نجی معاملہ ہوگا جس میں وہ ہر طرح سے آزاد ہوگا۔

دستوری حقوق کا خلاصہ:

اگر ہم دستور میں دیے گئے حقوق کو مختصر کرنا چاہیں تو ان چار خانوں میں بانٹ سکتے ہیں: (۱) آزادی، (۲) برابری، (۳) انصاف، اور (۴) تحفظ۔ یہ چاروں الفاظ اپنے مفہوم کے اعتبار سے بڑی وسعت رکھتے ہیں۔

(۱) آزادی، اس میں ہر طرح کی آزادی شامل ہے۔ رہنے کی آزادی، کھانے پینے کی آزادی، کمانے اور جائداد رکھنے کی آزادی، سماجی ومعاشرتی آزادی اور مذہبی آزادی وغیرہ۔

(۲) برابری اور مساوات، یہ بھی اپنے معنی کے اعتبار سے بڑا وسیع لفظ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باشندگانِ ملک کو ہر معاملے میں مساوات اور برابری حاصل ہو۔ سرکاری نوکری میں، ریزرویشن میں، تعلیم وایجوکیشن میں، سماجی تعمیر وترقی کے حقوق میں، وغیرہ۔

(۳) عدل وانصاف، ملک کا عدالتی نظام اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ اس میں بھی فریقین خواہ کسی بھی مذہب اور علاقے اور خاندان کا کیوں نہ ہو، شواہد وحقائق کی بنیاد پر حق بجانب فیصلہ ہماری عدلیہ کی پہچان ہے۔

(۴) تحفظ اور سیکوریٹی، کسی بھی ملک میں عوام کی خوش حالی اور قلبی فرحت وانبساط کے لیے تحفظ کا یقینی ہونا لازمی ہے۔ عدم تحفظ کا خدشہ امن وامان کے سارے امکانات کو ملیا میٹ کر دیتا ہے۔ بلا تفریق مذہب وخاندان کے ہر کس وناکس کو تحفظ فراہم کرنا ہمارے ملک کا آئین کہتا ہے۔

ان چاروں کو کنٹرول کرنے اور چلانے والا الیکشن سسٹم ہے۔ اس کا صحیح استعمال ہو تو یہ چاروں نظام درست رہیں گے۔

یہ سارے حقوق اور فرائض ہمارے ملک کا دستور طے کرتا ہے۔ اسی لیے ہم اس دستور کے یوم نفاذ کے موقع پر ''یوم جمہوریہ'' کا جشن مناتے ہیں۔

ملک کے معماروں اور بھارت کو سیکولر جمہوریہ بنانے والوں نے ملک کے ہر شہری کو دستور کا تحفظ دیا، برابری دی، حقوق دیے، حصول انصاف، حصولِ تعلیم اور حصول معاش کے یکساں مواقع دیے؛ لیکن حکومتوں نے اپنی بدنیتی سے، اپنے حقیر مقاصد کی خاطر اس دستوری تحفظ کو برباد کر کے رکھ دیا۔ آج ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے وہ سب کے سامنے ہیں، اور جن حالات سے گزر کر یہاں تک پہنچا ہے وہ بھی کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو سنگھ پریوار اور بی جے پی حکمرانوں نے تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے۔ ہر فرد میں عدم تحفظ، ہر جگہ عدم مساوات، انفرادی

اور مذہبی حریت چھیننے کی سازش اور عدالتوں پر حکومتی دباؤ اور اثر اندازی نے ملک کو بے چین و مضطرب کر کے رکھ دیا ہے۔

نوٹ بندی سے تھری سیونٹی کے ہٹانے تک، سی اے اے سے بابری کے غیر منصفانہ فیصلے تک اور دستوری تضعیف سے عوامی حق تلفی تک کے سارے واقعات؛ بالخصوص ماب لنچنگ، بچیوں کی عصمت دری، گائے کے نام پر قتل ناحق، آئے دن نئے علاقوں میں فساد اور ہندوتوا غنڈوں کے ذریعے لوٹ کھسوٹ ایک عام معمول بنتا جا رہا ہے۔

''کورونا مہاماری'' کے غیر منظم لاک ڈاؤن میں پھنسی تبلیغی جماعت کو بیماری کے نام پر نشانہ بنا کر ایک کمیونٹی کے خلاف نفرت کا زہر پھیلایا گیا۔ سبزی فروشوں، فروٹس سیلروں اور مزدور پیشہ لوگوں کو مارا گیا؛ اتنا ہی نہیں، غیر مسلم محلوں میں رہنے والے مسلمانوں کو گھر چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور کیا گیا۔ پورے ملک میں لاک ڈاؤن کے ذریعے سکتہ طاری کر کے عوام کے لیے علاج و سہولیات پہنچانے کی بجائے حکومت سنگھی ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں جٹ گئی۔ مزدوروں، مجبوروں، غریبوں اور ملازموں کو روزگار سے بے دخل کر کے ملک میں افراتفری مچائی گئی۔ بیماری سے بچنے اور سب کو بچانے کے لیے جب پورا ملک اپنے گھروں میں محبوس تھا، بی جے پی حکومت کسانوں کے خلاف آرڈیننس لانے میں مصروف تھی۔ آج جب ملک کا کسان اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے کڑاکے کی سردی میں روڈوں پر اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں، تو ان کے مطالبے کو سننے کی بجائے ظالم حکمراں سی اے اے نافذ کرنے اور یکساں سول کوڈ لانے کی بات کر رہے ہیں۔ اس سے موجودہ حکومت کی نیت اور نظریہ معلوم کرنا مشکل نہیں ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں؛ بلکہ جس طرح بابری مسجد شہید کرنے کے لیے اڈوانی کی قیادت میں پورے ملک میں ''رتھ یاترا'' نکال کر زہر افشانی کی گئی تھی، مسلم علاقوں کو لوٹا اور نوجوانوں کو قتل کیا گیا تھا، آج پھر سے رام مندر کے لیے چندہ وصولی کے نام پر بڑے بڑے جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ مسلم محلوں میں گھس کر نعرے بازی کی جا رہی ہے۔ مسجدوں پر چڑھ کر بھگوا جھنڈے لگا کر عبادت گاہوں کی حرمتوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو لوٹنے اور مخالفت کرنے والوں کو مارنے کی کھلی دھمکی دی جا رہی ہے۔ کیا اسی دن کے لیے ہمارے اکابرین نے ملک کی آزادی کے لیے قربانیاں دی تھیں؟

ملک کے سیکولر دستور کو ہم نے ہمیشہ احترام کی نظر سے دیکھا ہے اور آج بھی ہمارے دلوں میں اس کی عزت و توقیر موجود ہے۔ ہم نے ہمیشہ ہر قدم پر دستور کی حفاظت کی ہے اور آئندہ بھی خون کے آخری قطرے تک ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ یاد رکھیں کہ دستور کے تحفظ کے ساتھ ہی تمام ہندستانیوں کی آزادی، حقوق کا تحفظ اور ملک کی بقا وابستہ ہے۔ اگر ہم ''یوم جمہوریہ'' کو آئندہ بھی اسی رنگا رنگ ماحول میں دیکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں متحدہ طور پر ملک و دستور اور عوامی حقوق کے تحفظ کے لیے ایک ساتھ آگے آنا ہوگا۔

آج جہاں بھی نظر دوڑائی جائے مسلم کمیونٹی، مسلم تنظیم، مسلم جماعت اور مسلم کلچر، مسلم ادارے، مدارس اور مساجد، حتی کہ عیدگاہ و قبرستان کو بھی نہیں چھوڑا جا رہا ہے۔ کبھی کوئی ادارہ تو کبھی کوئی شخصیت اور کبھی کوئی علاقہ نشانے پر رکھا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں امت میں متحدہ سوچ اور یکسو نظریے کی کتنی اہمیت ہے، اس کو بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ جب بھی کسی جماعت، تنظیم، بورڈ، کونسل یا کسی شخصیت کو غیر قانونی طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے، تو ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مظلوم جماعت، تنظیم، بورڈ، ادارہ، کونسل یا شخصیت کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوں۔ اسی میں سب کی بقاء ہے۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو یکے بعد دیگرے سب کی باری آئے گی اور آخر میں جس کسی کی باری آئے گی اس کی حمایت میں آواز اُٹھانے کے لیے کوئی باقی ہی نہیں بچے گا۔

اس راستے میں مشکلات تو ہیں۔ قربانیاں تو دینی ہی ہوں گی۔ عیش و آرام کو چھوڑ کر جان و مال کی بازی لگانی پڑے گی۔ نوجوانوں اور عوام کے اندر سے غیر اللہ کا ڈر اور خوف نکال کر ان میں حوصلہ پیدا کرنا پڑے گا۔ تبھی ہم صحیح معنوں میں ''یوم جمہوریہ'' منانے کے صحیح مستحق قرار پائیں گے۔

موجودہ حالات میں دستور کے تحفظ کے ساتھ اپنی جان مال کی حفاظت، عزت و آبرو، گھربار اور کاروبار کی حفاظت کے لیے خود ہی تیار رہنا پڑے گا۔ یہ اللہ تعالی کا نظام بھی ہے۔ ہم محفوظ رہیں گے تو جمہوریت کا جشن منائیں گے، ملک محفوظ رہے تو دستوری حقوق بحال ہوں گے اور عوام میں یکجہتی اور تحمل و رواداری ہوگی تو بھائی چارہ فروغ پائے گا، جب بھائی چارہ فروغ پائے گا تو سب کو آزادی و تحفظ، مساوات اور انصاف ملے گا۔

کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم یونہی چھوڑ دیے جاؤ گے؛ حالاں کہ اللہ نے ابھی تک یہ تو دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون ہے جنھوں نے جانفشانی کی اور اللہ، رسول اور مومنین کے سوا کسی کو جگری دوست نہ بنایا، جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

اللہ تعالی ہم سب کو آزادی کو باقی رکھنے اور جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین